منشور سوالان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت ہمدیگر اند

# منشور محمدی

چو منشور ظلمت زدا در جہان | زفضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازو | بحج عدم بار مستور شد | دلم گفت نگرہ بوصفش چنین | یحان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۵ | مطبوعۂ ۱۵ اوین صفر المظفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳


## مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر شئی کو ہی خاص خاص یک مت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اسنے جود وز باین — بیکار او نغین نہ لوگ جانین
دونون دنتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
یہ کہتا ہے جو یہہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہد مدینہ
یہہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحۂ زبرجد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ — صدقے جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے پایا تجہہ سے انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہی جب سے تو نہین تھا — رب کے کوئی روبرو نہین تھا
ای تجہہ پہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سے آغاز — منشور محمدی یہہ ممتاز
پر چہ ہی اک حبیب تمثال — اب ختم ہوا ہی بار ہوان سال
جوبن پر اس کے یہہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

موتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدی مین تیز ہوا سان
عاشق کی بجا ہی ہا شکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہی غیر دین کے رد پر — نازان ہی بہت تیری مدد پر
امت سے تیرے ہی ہی امید — رکھیگی عزیز اسکو جاوید
سنکر مری معدلت بیانی — ای مومنوای نبی کے پیارے
ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار — دل بیچ کے ہو میرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن — ملنا مرا صفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو — فوراً ازر نقد پانچ بیجو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا — کرتا رہیگا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سلان بھر تمکو گا — حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

## خط

جناب محمد شریف صاحب السلام وعلیکم +
بعد تسلیم کے آپکو ایک مژدہ سنایا جاتا ہی - مولوی عبدالرحمان صاحب نومسلم واعظ امرتسر ہی محرم شریف کے - دنون مین اپنے وعظ شریف کے لئے لاہور مین تشریف لیگئے تھے - لاہور مین جاکر کے لوگونسے نے نجاتی فوج کے مقابلہ مین منادی کرنی شروع کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک عیسائی نامی جوزف شیخ صاحب موصوف کی وعظ کے برکت سے مشرف باسلام ہوا - اور نام اسکا شیخ صاحب نے عبداللہ رکھا - اسکا بیان تھا - کہ میں اول قوم یہود سے تھا - اور بعد اسکے بھی ۲۵ سال سے عیسائی ہون - شیخ عبدالرحمان صاحب کے وعظ سے امرتسر کے لوگ نہایت خوش و خورم ہین - شیخ صاحب بہت جوش و خروش سے وعظ فرماتے ہین - تھوڑے دنون کا عرصہ ہوا ہے - کہ امرتسر مین ایک عیسائی جسکا نام رمضان تھا - مولوی صاحب موصوف کی ہاتھ سے مشرف باسلام ہوا - خداوند تعالی سے ہم دعا کرتے ہین کہ انکے کاموئین برکت دے آمین

الراقم غلام نبی از امرتسر مکان اسد اللہ وکیل -

## مراسلہ

حامی دین لطیف جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہٗ -
تسلیم - ہمارے شہر بمبئی کے مسجد جامع مین جو کافر دین اسلام سے مشرف ہوتا ہے اسکی واقعات مسجد موصوفہ کے دفتر مین رجسٹر کی جاتی ہے - چنانچہ گذشتہ شہر محرم الحرام مین جو لوگ زیور اسلام سے مزین ہوے اسکی فہرست دفتر مسجد جامع سے نقل کرکے حضور پرنور مین روانہ کیا ہون آپ اسکو تحصیل ثواب درج اخبار فرماوین والسلام - مورخہ ۳ شہر صفر المظفر ۱۳۰۱ ہجریہ - نیاز مند محمد اسماعیل میمنہ

| نمبر | اسم | ولدیت | سکونت | روز | تاریخ | ماہ | سال | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | عبداللہ | یہودی | بمبئی | جمعہ | ۷ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۲ | محمد عبداللہ | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۱۵ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۳ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | ہفتہ | ۲۲ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۴ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۵ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۶ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۷ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۸ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۹ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۱۰ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۱۱ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |
| ۱۲ | عبدالرحمان | عبداللہ | بمبئی | جمعہ | ۲۸ | ربیع الاول | ۱۳۰۰ | |

## رام چندر کے بھائی کے تحریر کا جواب نمبر ۴

**قولہ** وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون - اور بھیجا ہم نے تجھ سے اول مگر یہی مردون کے ہاتھ کہ حکم پہونچیے تھے ہم لوگون کو سو پوچھو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین جانتے -

**اقول** اس آیت کے پہلے آیتون مین لکھا ہے -

بل ہذا الا بشر مثلکم افتاتون السحر وانتم تبصرون - یہہ
شخص کون ہے مگر ہا نند تمہارے ایک آدمی پھر کیون
پڑتے ہو جادو مین آنکھون دیکھتے - جب حضرت محمد
الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مکہ کے کفار کو
نجات کا راستہ اور مسلک وحدت دکھا رہے تھے اوس
وقت بعض بیاندیش اور کج فہم کافرون نے آپس مین یہہ
مشاورت کی کہ محمد تو ہمارے ہی مین سے ایک آدمی ہے
یہہ کیونکر رسول ہوسکتا ہے اگر یہہ رسول ہوتا تو ضرور تھا
کہ فرشتہ ہوتا اسکے جواب مین خداوند کریم ارشاد
فرماتے ہین کہ اگر تمکو آدمی کے رسول ہونے مین شک
ہے تو تم اہل ذکر سے یعنے احکام موسوی وعیسوی کے
یاد کرنے والون سے دریافت کرلو کہ آیا آدمی رسول
ہوا کرتے ہین یا نہین کیونکہ اسکی اول جسقدر رسول
مبعوث ہوے ہین وہ سب بشر اور آدمی تھے اس
آیت محولہ مین اور کسی امر کا ذکر نہین صرف اسی بات کا
کہ آیا قبل از بعثت آنحضرت آدمی رسول ہوتے رہے ہین
یا فرشتے چونکہ اس امر کو تمام نصاری اور یہود
تسلیم کرتے تھے اور توریت محرفہ مین بھی اسکی تصدیق
اور گواہی تھی اس واسطے خداوند کریم نے کفار مکہ کو
یہود اور نصاری سے دریافت کرنے کا حکم دیا کیا اگر
کوئی ہندو یا دہریہ یا کسی اور مذہب والا ہم مسلمانون
سے اس ۱۴ صدی مین بھی یہہ بات پوچھی کہ تمہارے
اعتقاد کے بموجب حضرت محمد صلعم جو بنی گذرے
ہین وہ سب طرح سے آدمی تھے اس واسطے ہم اونکو
تسلیم نہین کرسکتے کیونکہ نبی اور رسول کا فرشتہ ہونا
ضروری ہے تو اگر ہم اس بات کا یہہ جواب دین کہ اگر تمکو
اس امر مین شک ہے تو تم یہودیون یا نصاریٰ سے
اس بات کو دریافت کرلو کہ آنحضرت کے اول بھی جسقدر
نبی مبعوث ہوے ہین وہ سب از قسم آدمی تھے کیا
اس اجازت دینے سے یہہ بات لازم آئیگی کہ مسلمان
توریت اور انجیل کے بناوٹی مسایل اور کفریات اور کفارہ
اور تثلیث کو بھی مانتے ہین اور اس محرفہ بائبل کو صحیح
اور درست جانتے ہین ہرگز نہین ہم نے تو اوس امر
مین نصاریٰ اور یہود کے شہادت کو جایز قرار دیا ہے
کہ جو محرف اور مبدل نہین تھے اور جس مین ہمکو کوئی
شک نہ تھا اور جو من قبیل کفریات نہ تھے کیا آنحضرت
کے وقت کے یا اس زمانہ کے عیسائی اور یہودی اس
امر سے انکار اور اعتراض کرسکتے ہین کہ پہلے انبیاء
انسان اور آدمی نہ تھے اس آیت محولہ سے یہہ کہان
ثابت ہوتا ہے کہ اوس وقت کے مروجہ اناجیل اور توریت
خالی اور پاک از تحریف اور اسقام تھین یہہ قرآن کی
ایک دیانت اور صداقت کی دلیل ہے کہ وہ جس امر مین
توریت اور انجیل کو سچا یا غیر محرف پاتا ہے اوسکو
تو شہادتاً اور نظیراً سچا اور غیر مبدل قرار دیتا ہے
اور جس امر یا مسئلہ کو محرف اور مبدل اور بناوٹی پاتا
ہے اوسکو مردود اور منسوخ قرار دیکر خدا کے
پاک کلام سے خارج سمجھتا ہے قرآن نے بائبل کے اکثر
مسایل اور احکام مثل تثلیث اور کفارہ اور ترک اعمال حسنہ
اور حلت خنزیر و خمر اور دیگر فواحش وغیرہ کو قطعاً رد
اور فرضی اور اثر تحریف و نتیجہ تبدیل قرار دیکر خدا کے

مقدس کلام سے خارج تصور کیا ہے اور چند باتون کو
صحیح بھی مانا ہے جیسے رسولون کا آدمی ہونا - بت پرستی
کا برا ہونا - فرعون اور بنی اسرائیل کے قصص علیٰ ہذا
القیاس اور باتین سبحان اللہ قرآن کا کیا عدل ہے
جن احکام اور مسایل اور امور کو اثر تحریف اور تبدیل
اور غلط پایا اونکی تکذیب اور تردید کے اور جنکو غیر محرف
اور سچا خیال کیا اون کے تصدیق کی مگر افسوس عیسائی
اس عدالت کو اولٹی معنون پر استعمال کرتے ہین -
خدا اونکو ہدایت کرے -

---

**قولہ** ولقد آتینا موسیٰ تسع آیاتٍ بینات فسئل
بنی اسرائیل -

**اقول** اس آیت کے اگلے پچھلے آیتون مین بھی خداوند
کریم فرعون اور موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کا قصہ ذکر کرتا ہی
آنحضرت کو ارشاد ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کو یہہ اپنی
کہانی سب یاد ہے وہ جانتے ہین کہ موسیٰؑ کو فرعون
کے مقابلہ مین کیا کچھ معجزات دی گئی تھے کیونکہ اونمین
ایسے باتین کہانیون کے طور پر چلے آتے ہین اور اون
کا بچہ بچہ ان باتون سے آگاہی رکھتا ہے اور وہ فخریہ
دوسرے قومون کے سامہنے موسیٰؑ کی بڑائی اور فرعون
کی قوم ملت کو بیان کرتے ہین مین اس سے اول بیان
کر آیا ہون کہ ایسے قومی باتین جو بزرگی اور مصیبت انگیز
ہون لوگون کو اچھی طرح سے یاد رہتے ہین اگر آپ
اہل ہنود سے تمام چندر اور راون اور سیتا کے لیجانے
کی کہانی کو دریافت کرین گے تو اون کا بچہ بچہ بھی
سنا دیگا لاکن اگر آپ اوسنین عام لوگون سے
ملت ہنود کے بجاتی اور اصولی مسائل کو دریافت
کرینگے تو شاید سو مین سے ایک جواب باصواب دیگا
قومون اور السنانون کا دستور ہو گیا ہے کہ برائی اور
مصیبت کے باتون کو بہت یاد رکھتے ہین اور اصولی
باتون کو دیکھتے تک بھی نہین اور قومین تو درکنار
سرہین مسلمانون مین ہی دیکھہ لو کہ امام حسین کے جنگ
اور شہادت کے واقعات کو جاہل بھی جانتے ہین
بلکہ اوس سے ماہر ہین اور اگر اون سے اسلام کے ضروریات
دریافت کرو تو حیران رہ جاتے ہین چونکہ بنی اسرائیل
فرعون اور موسیٰؑ کے واقعات سے کہانیون کے طور
پر خوب مہارت اور واقفیت رکھتے تھے اس واسطے
قرآن مین ارشاد ہوتا ہی کہ فرعون اور موسیٰؑ کے واقعات
اور وہ عنایات جو خدا نے موسیٰؑ پر بروقت مقابلہ فرعون
کین کچھہ پوشیدہ نہین ہین بنی اسرائیل اس امر کو اچھی
طرح سے جانتے ہین چونکہ فرعون اور موسیٰؑ کی حالت
اور واقعات زیادہ تر قوم بنی اسرائیل سے وابستہ
اور متعلق تھے اس واسطے خداوند کریم نے قرآن مین
اون موسوی اور فرعونی واقعات کے بیان کرتے بالتخصیص
بنی اسرائیل کا نام لیا کسی کتاب پر حوالہ نہین دیا کیونکہ
علاوہ تحریرات کتابی کے بنی اسرائیلیون بھی اون
واقعات اور قصون سے ماہر اور واقف تھے اس
آیت سے یہہ کہان ثابت ہوتا ہے کہ قرآن بائبل
کی تصدیق کرتا ہے یہان تو کسی کتاب کا نام بھی نہین
لیا گیا قرآن تو اس ایت مین صرف ایک مشہور قصہ کی
تصدیق کو بنی اسرائیل کے حوالہ کرتا ہے -

(رام چند۔ کے بھائی صاحب) آپ ہی ایمان سے فرماوین کہ کیا اس آیت سے آپ کا مدعا حاصل ہوسکتا ہے افسوس انہیں سمجھ پر تحریر اور جواب کا بیڑہ اوٹھایا

**قولہ** الذین آتیناہم الکتاب یعرفون کما یعرفون ابنیاء ہم جنکو ہم نے کتاب دی وہ محمد صاحب کو اچھی طرح سے جانتے ہین۔

**اقول** جب آنحضرت نے نبوت کا دعوی کرکے کفار اور تثلیث پرستون کو دعوت اسلام اور دین حق کی شروع کی تو کفار اور نصاری اور یہود نے ازراہ عناد اور گمراہی اقبال دعوت اسلام سے انکار کیا اوسوقت اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یہود اور نصاری محمد صلعم کی آمد اور بعثت کو اچھی طرح سے جانتے ہین کیونکہ وہ اپنے کتابون مین محمد صلعم کے بشارتون اور پیشین گویون کو باوجود تحریف اور تبدیل کتب کے پڑہتے ہین جیسا قرآن کہتا ہی۔ ہم تسلیم کرتے ہن کہ فی الحقیقت بائبل مین ہمارے رسول مقبول صلعم کے بشارت اور پیشین گوئی درج ہے چنانچہ ہمارے عالمون اور فاضلون نے اون بشارات اور پیشین گویان کو ایک تعصیل کے ساتھ مختلف کتابون اور رسالون مین بیان کر دیا ہے اگر رام چندر کے بھائی صاحب کو اون کے دیکھنے کا شوق ہو تو اون کتابون کے طرف رجوع کرین اور دوسرا یہہ کہ اہل یہود اور نصاری آنحضرت صلعم کی بعثت اور فار قلیط کے آنے کو بالعموم جانتے تھے کیا طور پر اسباب کا ذکر ہوتا تھا چنانچہ جب آن حضرت صلعم پیدا ہوے تو اکثر نصاری اور یہود نے بلا دعوت اسلام حاضر خدمت ہوکر باین اعتراف اسلام قبول کیا کہ ہم تیری بعثت کی خوشخبری متون سے اپنے اسلاف اور بزرگون کے معرفت سنتے رہے ہین اس واسطے ہم دل سے تیرا دین اور فرمان قبول کرتے ہین آنحضرت صلعم جب ایک مرتبہ سفر مین گئے تو راستہ مین ایک بودا عیسائی ملا اوسنے آن حضرت صلعم کی صورت و سیرت کو دیکھہ کر حالات دریافت کئے بعد از دریافت حالات آنحضرت کے خدمت مین ادب سے عرض کیا کہ مین تیری بعثت کے خوشخبری کو مدت سے سنتا چلا آیا ہون چونکہ آنحضرت صلعم کی بعثت اور آمد کا یہود اور نصاری کو ایک یقین اور اعتبار سے انتظار تھا اسی واسطے قرآن مین یعرفون کا لفظ اور صیغہ اطلاق کیا گیا ہی اہل عرب یعرفون کا صیغہ اوس موقعہ پر استعمال کرتے ہین کہ جہان مشار الیہم یا مشار الیہ کے کمال واقفیت اور مہارت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس مقام مین کتابی واقفیت اور مہارت ہی مقصود نہین بلکہ وہ واقفیت اور مہارت مراد ہے کہ جو ابتدای صعود مسیح علیہ السلام سے متواترا اور سینہ بہ سینہ چلے آتی ہے تمام نصاری ایک فار قلیط کے منتظر تھے چنانچہ بہت لوگون نے اس درجہ کے حاصل کرنے کے واسطے جہوٹے طور پر دعوی بھی کیا مگر توریت کے اس عہدہ کے بموجب کہ جو شخص جہوٹی نبوت کریگا مارا جاویگا خراب و خستہ حال ہوکر قتل کئے گئے وہ لوگ آنحضرت صلعم

کی بعثت اور آمد کو فی الاصل ایسے طور پر جانتے تھے
جیسا کہ اپنے اولاد سے واقف ہوتے ہین اس آیت مین
قرآن کتب محرفہ کی تصدیق نہین کرتا بلکہ یہہ کہتا ہے
کہ جن لوگون کو کتاب دی گئی وہ آن حضرت صلعم کی بعثت
اور آمد کو اچھی طور پر جانتے اور پہچانتے تھے سو یہہ
ایک دوسری بات ہی کیا اگر مین یہہ بات کہون
کہ رام چندر کا بھائی ٹھیک طور پر جانتا ہے کہ مسیح
خدا کا بیٹا نہین ہے اگرچہ مشن کے خاطر زبان سے نہ
کہی تو اس سے یہہ لازم آئے گا کہ مین نے اس تابل
محرفہ کے تصدیق ہرگز نہین -

**قولہ** وہم تیلون الکتاب الخ -

**اقول** رام چندر کے بھائی صاحب کا جو قول
دیکھا جاتا ہے نورٌ علیٰ نور ہی ہوتا ہے شاید روح
القدس راتون کو مدد کرتا ہے آپنے نہ آیت مقدم
پر غور کی اور نہ موخر پر درمیانے جزو لیکر لکھہ مارا
تاکہ اخبار نور افشان کا ایڈیٹر خیال کرے کہ رام چندر
کے طرح رام چندر کا بھائی بہی عربی دان ہے اصل
آیت یون ہے وقالت الیہود لیست النصاریٰ
علیٰ شیٔ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شیٔ
وہم یتلون الکتاب اور یہود نے کہا کہ نصاریٰ
سیدہی راہ پر نہین ہین اور نصاریٰ نے کہا کہ
یہود گمراہ ہین اور وہ سب پڑہتے ہین کتاب
ای ناظرین اخبار منشور محمدی برائے خدا ذرا انصاف
فرمائیے کیا یہہ آیت رام چندر کے بھائی کے مدعا کو
ثابت کرتی ہے افسوس کہنے وقت اسقدر بہی تمیز

نہین کی کہ یہہ آیت اپنی مدعا کے خلاف ہے یا موافق
جناب من اللہ تعالیٰ تو آیت مذکورہ مین ارشاد فرماتا ہے
کہ یہودی اس واسطے نصاریٰ کو کافر اور گمراہ کہتے
ہین کہ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا اور خود خدا مانتے ہین حالانکہ
وہ تعلیم توریت کے خلاف ہے کیونکہ توریت مین لکھا ہے
کہ خدا ایک ہے اوس کا کوئی فرزند نہین ہے اور اہل
نصاریٰ یہود کو اس واسطے گمراہ اور کافر کہتے ہین
کہ وہ انجیل مین حضرت عیسیٰ کا نبی ہونا پاتے ہین اور
یہود کو اوس سے انکار ہے اسکی اگلی آیت مین ارشاد
ہوتا ہے کہ انہین وجہون سے کافر کہ عرب یہود اور
نصاریٰ دونون کو گمراہ قرار دیتے ہین اس آیت کے
اگلے لفظون مین خدا نے فرمایا ہے کہ جس بات مین
یہہ لوگ اختلاف رکہتے ہین اوسکا فیصلہ قیامت
کے دن کو اللہ کریگا یعنے بروز قیامت ان دونون
قومون کو سمجہایا جاویگا کہ تم دونون حق پر نہین
ہو نصاریٰ اس واسطے جھوٹے اور کذاب ہین کہ
اونہون نے خدا کے غریب بندے مسیح کو خدا اور
خدا کا بیٹا بنا دیا اور یہود اس واسطے گمراہ ہین کہ
اونہون نے مسیح علیہ السلام کی رسالت کا اقرار نہ کیا
چنانچہ ان دونون باتون کو قرآن نے کہول کر بتلا
دیا ہے صراحت کی کچہہ ضرورت نہین - کیون حضرت
رام چندر کے بھائی صاحب - اس آیت سے آپ کا
مدعا تو حاصل نہین ہوتا بلکہ اولیٰ توریت اور انجیل
کی تحریف اور تبدیل ثابت ہوتی ہے قرآن دونون
کے اقوال کو جھوٹا ٹہراتا ہے اور وہ اقوال مبین

علی التوریت والانجیل ہین جنکو آپ غیر محرف قرار دیتے ہین واہ حضرت اپنی مدعا کے موافق یہہ خوب آیت نقل کی اس طرح کے اور بھی دو چار آیتین لکھدین تو آپ ہی کے قول مبارک سے توریت اور انجیل کی تحریف اور تبدیل ثابت ہوجاوے -

**قولہ** - قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوہا ان کنتم صادقین - لاؤ توراۃ کو اور پڑہو اگر تم سچی ہو -

**اقول** خدا کی قدرت ہماری فرد مقابل کے کچہ سمجہتی ایسے ہی کہ جس آیت کو اپنے مدعا کے موافق استدلال لاتے ہین وہ غور کے بعد مخالف ہی نکلتی ہے اس آیت محولہ کو آپ نے اپنی مدعا کے اثبات مین نقل کیا ہے مگر افسوس ہے کہ یہہ بھی خلاف منشا ثابت ہوی -

اس آیت محولہ کے پہلی اور ملحقہ آیتون مین بنی اسرائیل کے حلال اور حرام کے بابت بحث چلی آتی ہے جب قرآن نے بنی اسرائیل کے عقاید اور دستور کے موافق حلال اور حرام کو بیان کرکے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیا تو یہودیون نے کہا کہ اے محمد جن چیزون کو تو حلال قرار دیتا ہے وہ ابراہیم کے مذہب مین حرام ہین آنحضرت نے حسب نزول آیت قرانی من جانب رب العالمین الفاظ منزلہ مین جواب دیا کہ ہنین جو چیزین اس زمانہ مین حلال ہین وہ ابراہیم کے وقت مین بھی حلال ہی تھین اونمین حرام نہین تھا بلکہ حضرت یعقوب نے نذر کے طور پر اسکی کہانی سے قسم کہائی تھی اور لوگون نے تقید کے رو سے اوسکو حرام سمجہہ رکہا ہے اگر تمکو یقین نہ ہو تو لاؤ اصلی توریت کو تاکہ حق و باطل کھل جاوے جب یہودیون کو یہہ کہا گیا تو وہ اصلی توریت پیش نہ کرسکے کیونکہ اصلی توریت تو اون کے پاس موجود نہ تھے وہ ہی محرف توریت موجود تھی جو اس زمانہ مین پائی جاتی ہے چنانچہ اس آیت کے اگلے جملون مین خدا فرماتا قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا - کہدے یہود کو ای محمد صلعم کہ اللہ تعالی نے سچ فرمایا اب تابع ہوجاؤ دین ابراہیم کے جو ایک طرف کا تھا - جب یہود توریت کو نہ پیش کرسکے تو پہر اونکو کہا گیا کہ جو کچہ حرام حلال کے بابت قرآن مین آیا ہے وہی درست اور سچ ہے تمکو لازم ہے کہ اوسکی تابعداری کرو - اگر توریت غیر محرف اوس وقت یہودیون کے پاس موجود ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ اپنی دعوے کی صداقت کے اظہار کے واسطے اوسکو آن حضرت صلعم کے روبرو پیش کرتے اونکا اوس توریت کے پیش کرنے سے اعراض کرنا اس امر کی ایک عمدہ دلیل ہے کہ اون کے پاس اصل توریت موجود نہ تھی کیا ممکن تھا کہ یہودیون کے پاس اصل توریت تو موجود ہو مگر وہ اوسکو پیش نکرین اگر کوی کہے کہ ممکن ہے کہ یہودیون نے اصل توریت کو پیش کیا ہو اور قرآن مین اوس امر کو نہ بیان کیا گیا ہو ہم کہتے ہین کہ جس حال مین ہم نے اسناد صحیحہ سے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ اوس زمانہ مین اہل یہود اور نصاری کے پاس کوئی صحیح بائبل موجود نہ تھے تمام بڑے بڑے مفسرین عیسائی اور یہودی زور سے کہہ رہے ہین کہ آنحضرت کی بعثت کے اول ہی بائبل محرف تھی تو پہر اون کے پاس بائبل کا غیر محرف نسخہ کہان سے آگیا - اور دوسرا یہہ کہ اس آیت کے نزول کے اتوں

۵۶ ۵۶ ۵ ۵ ۵

خزانہ سے ملتا ہے۔ بنگالہ سے دیگر علاقون کا حال
بھی قیاس کر لیجئے اور دیکھئے کہ کسقدر روپیہ ہندوستان
کا ہر سال۔ اس ناجایز مد مین ضایع ہوتا ہے۔ ہم کہتے
ہین ضایع ہوتا ہے۔ اور یہون ضایع ہوتا ہے۔ یوروپ
کی تہذیب جس بلندی پر آج ہے اس سے مذہب عموماً
ضایع معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر موجودہ علوم کی ترقی نے
عیسائی مذہب اور انجیل مقدس کی تو ایسے لتے لئے
ہین کہ پرخچے اوڑا دئے ہین۔ اس مذہب کا اعتقاد
تمام تعلیم یافتہ مغرب سے غایب ہو رہا ہے۔ جسکی امریکا اور
یوروپ کے تمام فری تھنکرس شہادت ہین (فری
تھنکرس لامذہب کو کہتے ہین) ان لوگون کا زور
یہان تک بڑہ گیا ہے کہ انگلستان مین لوگون کا قسم
پر سے اعتبار اٹھتا جاتا ہے۔ اور امریکا مین تو۔
فرانس کے طرح۔ اس اعتبار کو کچھ بھی وزن نہین
دیا جاتا۔ باوجود ان نمایان شہادتون کے ہم یہ
تصور کرنے سے باز رہتے ہین کہ بسیط لوگ بیفائدہ
ہین یا انکی تنخواہین نہایت زیادہ ہین۔ لیکن یہ
ہم تاہم خیال کرتے ہین کہ انکی تنخواہین اور دیگر پادریون
کی تنخواہین اُن لوگون سے وصول ہونی چاہئین
جنکا انمین اعتقاد ہے۔ نہ اُنسے جو انکو جھوٹا اور
باطل واعظ خیال کرتے ہین۔ اخبار عام

## بقیہ مباحثۂ اتفاقیہ

لیکن اُس کی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لئے
مقدس ہوگی اور اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا اور نہ رکھ
چھوڑا جائیگا بلکہ اوسکی تجارت کا حاصل اونکے لئے ہوگا
جو خداوند کے حضور رہتے ہین کہ کہا کر سیر ہو دین اور
نفیس پوشاک پہنین انہتے۔ ای صاحبو غور کرو کہ خدا
کی نظر کی یہہ تاثیر کہ جس سے صور کے لوگ چہنال
ہو گئے اور پھر اونکی خرچی نعوذ باللہ خدا کے حضور مقدس
ٹھہرے اور وہ پیسہ کام کر کے آوے جو خدا کے حضور
سہتے ہین۔ پس باوجود ان سب خرافات کے خدا کی
قدوسی انکے نزدیک قایم رہے اور ہمارے آنحضرت صلعم
کو جو ایک مطلقہ عورت سے بعد گذرنے مدت عدت
کے نکاح کا حکم دیا تو پادری صاحب کے نزدیک اُسکی
قدوسی قایم نہ رہی۔ ای صاحبو پادری صاحب کے
تعصب کو غور کرو اور انصاف فرماویہہ تقریر تمام ہو چکی
تھی کہ کسی نے کہا کہ لو تفسیر بیضاوی آگئی۔ پس تفسیر
بیضاوی کا نام سنتے ہی پادری صاحب جلدی سے
کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمارا وقت پورا ہو گیا۔
مسلمانون نے بار بار پادری صاحب کی خدمت مین
عرض کیا کہ جناب تفسیر بیضاوی موجود ہی آپ اپنا
دعوی ثابت کر کے جانے پر پادری صاحب کسی کا
کہنا نہ سنا جلسہ برخواست کیا اوسوقت ہر ایک اہل
حق پر یہہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ پادری صاحب کا
اعتراض محض دروغ بے فروغ تھا اگر سچے ہوتے
تو تفسیر مذکور سے اپنا دعوے کو بخوبی ثابت کرتے
پر جھوٹ کے پیر کہان۔ مولوی صاحب نے رخصت کے
وقت جناب بابو اس صاحب سے دریافت کیا اب جلسہ
کس روز ہوگا۔ بابو صاحب نے فرمایا کہ بذریعہ خط کے
تمکو اطلاع دیجائیگی۔ اب سننا چاہیے کہ ۱۱ تاریخ

ماہ جولائی کو پادری پورن چند صاحب نے مولوی صاحب
کو ایک خط لکھا جس سے یہہ ظاہر ہوا پادری صاحب مباحثہ
اور مناظرہ سے عقب گذاری کرتے ہین اوس خط مین
پادری صاحب نے ارقام فرمایا تھا کہ کل بدہ کے روز
۱۲ تاریخ کو سات بجے سے ۹ بجے تک شام کے مباحثہ
ہوگا اور علاوہ اسکے خط مین اور دو شرطین جدید بھی
لکھہ بھیجین ایک یہہ کہ آٹھہ آدمی سے زیادہ نہون
یعنے طرفین سے ۱۶ مردمان جلسہ مناظرہ مین ہون مجمع
کیفر جلسہ ہذا مین ہنود دوسرے تین شخص قوم ہنود
مین سے طرفین سے منصف ہون کہ بدون ان شرایط
جدید کے مباحثہ ہنوگا شعر ہر مرتبہ ہے دلمین کچھہ اک
انکے انقلاب + لاتے ہین وہ سخن جو زبان پر نہ
تھے + مولوی صاحب نے اونکے خط کے جواب مین لکھا
کہ یہہ شرایط جدید ہرگز قبول نہون گے جلسہ وہی
چار بجے سے ۶ بجے تک شام کے ہوگا اور مجمع بھی بدستور
جیسا کہ جلسہ گذشتہ مین تھا ہوگا اور جلسہ ہذا مین
کچھہ منصفون کی بھی ضرورت نہین ہے آیندہ جلسہ مین
تجویز کے منصف بھی مقرر کئے جائین گے کیونکہ بالفعل
کوئی شخص ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جسے منصف بنایا
جائے اسلئے کہ اس مقدمہ مین انصاف وہ کر سکتا ہے
کہ جو دو مذہبون سے یعنے مذہب اسلام سے اور عیسائی
مذہب سے کما حقہ واقف ہو سو ایسا شخص ہندؤن مین
تلاش کرنے سے نہ ملیگا تو جلسہ آیندہ مین اوسے منصف
بنایا جائے گا - پادری صاحب نے ۱۲ تاریخ دوپہر
سے پہلے ایک خط اور مولوی صاحب کو اسی امر کا

بھیجا کہ جلسہ مین ۱۶ آدمی سے زیادہ نہون اور اونمین
۶ ہندو ہون جو کہ منصف ہون اور ۱۰ مسلمان اور
عیسائی تو گویا پانچ ہی مسلمان ہون اور وقت کی بابت
۴ بجے سے ۶ بجے تک کا اقرار کیا پر ان دو شرطون جدید
کی بابت لکھا کہ یہہ آپ کو ماننی چرین گے کہ بدون ان
شرایط کے مباحثہ نہوگا - مولوی صاحب نے اوس خط
کے جواب مین پادری صاحب کو لکھا کہ یہہ آپ کی
عقب گذاری ہے ہم ان شرایط جدید کو ہرگز
نہین قبول کرتے - پس ہم اپنے وقت معین پر
آپ کے مکان پر آوینگے اگر احتیاط ہے چاہین آپ
مباحثہ کرین اور چاہین نہ کرین - پادری صاحب نے
خط پڑھکر مولوی صاحب کو تیسرا خط اور اوسی مضمون
کا بھیجا کہ ہماری دو شرطین آپ نہین قبول کرتے
تو آپ ہمارے مکان پر آنیکا قصد نکرنا ورنہ ہم تمھارے کو
بلا لینگے شعر برا ماننا کہی جو بات اچھی + یہہ دیکھو
بدگمانی بدگمان کی + پھر بعض لوگون نے مولوی صاحب
کو خبر دی کہ پادری صاحب نے جو منصف مقرر کئے ہین
اونکے اسکول ہی کے ماسٹر وغیرہ ہین کہ پادری صاحب
کے ہان مین ہان ملانے والے ہین - پس مولوی صاحب
نے یہہ سمجھکر کہ مباحثہ تو ختم ہوا دہلی دروازہ کے
باہر بھی جانیکا قصد نکیا پر اتفاقات سے شہر مین گئے
اور وزیر خان کی مسجد مین بھی جانا ہوا - وہان پر
مولوی غلام اللہ صاحب قصوری اور اور چند اشخاص
نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آج آپ مباحثہ
کو کیون نہ گئے مولوی صاحب نے پادری صاحب کے

تینون خط وہان سبکو سنائے اور آخری خط مین جو پادری صاحب نے اپنی بداخلاقی ظاہر کی تھی کہ ہم تمانہ کو بلینگے وہ بھی سب پر ظاہر کی سب اشخاص کی یہہ ہی صلاح ہوی کہ اب اونکے گمان پر جانا مناسب نہین یہہ صلح یہان قرار پائی تھی کہ وہان پادری صاحب نے اپنی چالاکی سے مشن اسپتال مین اکر چندے قیام کرکے باہر اسپتال کے اگر لوگون کو جو جمع دیکھا تو کہنے لگے کہ مولوی صاحب بھاگے اور اب نہین آئے اور نہ آوینگے اور ہمارے سامہنے وہ کیا ہوینگے اون پاس کچھ جواب نہین یہہ کہنا پادری صاحب کا اکثر لوگون کو ناپسند ہوا اور کئے شخص مولوی صاحب کے لینے کو چلے خبر پاکر مسجد وزیر خان صاحب مرحوم مین آئے اور مولوی صاحب کو خبر دی کہ پادری صاحب تو کہہ رہے ہین کہ وہ بھاگ گئے مولوی صاحب نے پادری صاحب کا پچھلا خط سب کو دکھایا کہ اونھون نے تو ہمین خط مین منع کیا یہہ کیا فریب ہے کہ اب وہ ہمین بھاگا قرار دیتے ہین الغرض مولوی صاحب وہان سے اٹھکر دہلی دروازہ کے باہر تشریف لائے اور چند شرفا لاہور جو اوس جا منتظر مباحثہ کے کھڑے تھے اونکے سامہنے وہ بھی آخری خط پادری صاحب کا پڑہکر سنایا اور فرمایا ہمین اونھون نے اپنے مکان پر ساتھ مجمع کثیر کے آنے سے منع کیا ہے اب تم ہی صاحب جاکر پادری صاحب کو راضی کرو کہ وہ مجمع مین مباحثہ کرین تو ہم موجود ہین کیونکہ آج بہت شرفا اور اہل علم مشتاق مناظرہ و مباحثہ کے اپنے اپنے گھرون سے اپنی اپنی کار ضروری چھوڑ کر آئے ہین تاکہ یہہ سب معلوم کرلین کہ حق کس جانب ہے اوسوقت بہت لوگون نے پادری صاحب کے خدمت مین عرض و معروض کی کہ مجمع مین مباحثہ کیجیے کہ صدہا آدمی گفتگو سننے کے مشتاق ہین - پادری صاحب نے کہا کہ مجمع کثیر مین فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے - شعر ہمیشہ سیکڑون بادمی تمہینے کین شہر کی تمہین بتاؤ کبھی کچھ فتور ہمسے ہوا + اکثر شرفا نے پادری صاحب سے کہا کہ آپکو اگر مجمع کثیر مین فتنہ فساد کا اندیشہ ہو ہم پولیس سے سپاہی بلاکر کھڑے کردین اور ہم ضامن ہین اس امر کے آپ کسیطرح کا اندیشہ نہ کیجئے - پادری نے وہ بے مروتی اختیار کی کہ کسی شریف اور اہل علم کا کہنا نہ مانا اور یہہ ہی کہی گئی کہ آٹھہ دس آدمی سے زیادہ ہمارے مکان مین کوی نہ آئے شعر خلق اخلاق سے ہین آپکو جسنے دیکھہ + خوب سا دیکھہ لیا آپ کو بس دیکھہ لیا + یہہ ہی قیل و قال ہوتی رہی آخر بہت لوگ سمجھہ گئے کہ پادری صاحب نے اسی حیلہ سے جلد گذاری کی ہے اپنے اپنے مکان کو چلے گئے اور مولوی صاحب نے باغ کی دیوار کے آگے اپنی قدم جگہ پر واعظ شروع کیا تہوڑی دیر وعظ ہوا تھا کہ بلا رحمت نازل ہوی اوسوقت مولوی صاحب نے چندے دہلی دروازہ مین قیام کیا جب بارش کچھہ کم ہوی اپنے مکان کو گئے **فقط اول جلسہ** پانچوین تاریخ کے بعد مشن اسکول کے لڑکون نے مولوی صاحب سے کہا تھا کہ پادری اپنے مشن اسکول مین ایسا فرماتے تھے کہ جلسہ دوم مین اتوار کے روز مین دین اسلام کی بڑی خاک اڑاونگا اور قرآن کی قلعی کہولونگا لیکن مثل مشہور ہے بڑے بول کا سر نیچا **جلسہ دوم** مین بفضل خدا ہمین

چو بطوف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند
کہ برون در چہ کردی چو درون خانہ آئی

ہم جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کے لئے اس ہیڈنگ کو بالکل خلاف سمجھتے ہین نور الانوار کانپور مین جو واقعہ بغیر اظہار کسی خاص حوالہ کے درج ہوا اور اس سے اکثر اخبارات مین مشتہر ہوا پہلے ہی سے اس لایق نہ تھا کہ وہ کل صحیح مان لیا جاے - اب اوسکی اصلی کیفیت نیر اعظم مراد آباد نے شایع کی ہی یہہ قریب قریب اسکی ہی کہ صحیح مان لی جاوے - قیاس مقتضی ہی کہ اصل واقعہ کی حالت مضمون نور الانوار سے بدرجہا کم اور تحریر مندرجہ ذیل سے کسی قدر زیادہ ہو -

## مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اب جو لوگ سفر حج سے واپس آئے اونکی زبانی تحقیق طور پر معلوم ہوا کہ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کی نسبت جو مشوش خبرین مشہور ہوئی تہین وہ محض غلط تہین اور اون کے مخالفون کا افترا تھا صرف اصلیت اسقدر تھی کہ ہندوستانی لوگ اکثر اون کے مخالف تھے اونھون نے بہت سے بہتان اپنی طرف سے اون پر باندہ کر شریف مکہ کے روبرو پیش کئے شریف نے اس خیال سے کہ اون کے لوگ دشمن بہت ہین مبادا کوئی شخص اونکو مضرت پہونچاوے مولوی نذیر حسین صاحب کو اپنے مکان پر مہمان بولا لیا - اور مصلحتاً اون سے فہمایش کی کہ تا قیام مکہ اوس مکان سے باہر نہ نکلین صرف اتنا امر بھی مولوی صاحب کے احباب کو ناگوار ہوا اور انھون نے بذریعۂ تار برقی سفیر انگریزی مقیم جدہ کو اس امر کی اطلاع دی فوراً سفیر نے بذریعۂ تار برقی کے شریف مکہ سے اصل حقیقت دریافت کی اونھون نے جواب دیا کہ مجھکو کسی قسم کا اون سے تعرض نہین اور مین نے جو مکان سے باہر نکلنے کو منع کیا تھا یہہ امر مصلحت کے طور پر تھا بعد ازان شریف صاحب نے اپنے اہتمام سے بتاریخ ۲۵ - ذالحجہ مدینہ کی طرف اونہین روانہ کر دیا اور اپنی طرف سے چند معتبر لوگ بغرض حفاظت اونکے ساتہ کر دئے یقین ہے کہ زیارت مدینہ سے فارغ ہو کر اب واپس آگئے ہونگے - ریاض الاخبار

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -